عرب جمهوریه مصر ۱۲ ذی القعده ۴۳۰ اص وزارت او قاف ۱۹ جولائی ۲۰۱۹ء

نفاق اور خیانت کے افراد اور ممالک پر خطرات

بینک نفاق افراد اور امتوں کے لئے ایک تباہ کن وباء اور لاعلاج بیاری ہے اور یہ ایسی خطرناک قلبی بیاری ہے جو ایمان کی حقیقت کو تباہ کر دیتی ہے، یہ ایک خطرناک معاشرتی اور اخلاقی آفت ہے جو معاشرے کے امن وامان اور استحکام کے لئے خطرہ ثابت ہوتی ہے، اسی لئے اس کا خطرہ کفروشرک کے خطرے سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ یہ ایک ایسی بیاری ہے کہ جب یہ امت کے وجود میں سرایت کرتی ہے تو اس کے اتحاد واتفاق کو بیارہ بیارہ کر دیتی ہے۔

اسی طرح خیانت اور دلالی و جاسوسی کا ہتھیار وہ خطرناک ہتھیار ہے جو تاریخ میں ملکوں کی ساکھ اور وجو د کے لئے خطرہ ثابت ہو تارہا ہے اور یہ تاریخ اس بات کی بہترین گواہ ہے کہ جو ممالک بھی تباہ وبرباد ہوئے ہیں یاان کا وجو د ہی صفحہ ء ہستی سے مٹ گیاہے ان کو اندر سے ہی تباہ وبرباد کیا گیاہے ، اور اس میں غداروں ، ایجنٹوں اور دلالوں کا بہت بڑا کر دار رہا ہے ، اور جو خطرات ملکوں کو اندرونی سطح پر در پیش ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ان خطرات سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں جو انہیں ہیر ونی سطح پر در پیش ہوتے ہیں۔

ہمیں یہ علم ہونا چاہیے کہ نفاق کی دو قسمیں ہیں ایک نفاقِ اکبر ہے اور دوسر انفاقِ اصغر ہے، نفاقِ اکبر انتہائی خطرناک ہے اور اس سے مر اداعتقادی نفاق ہے جس کاحامل شخص اسلام کااظہار توکر تاہے لیکن باطن میں کفر کو پوشیدہ رکھتا ہے، اس قسم کا منافق ہمیشہ جہنم میں رہے گا بلکہ وہ جہنم کے سب سے نچلے در جے میں ہوگا، اور نفاقِ اصغر سے مر ادعملی نفاق ہے جو کہ انسان کا اپنے طرزِ عمل میں راہِ راست سے ہے جانا اور منافقین کی علامتوں

میں سے کسی علامت سے متصف ہونا ہے، ایسا شخص اصلاح و پر ہیز گاری کو ظاہر کرتا ہے اور اپنے باطن میں اس کے برعکس چھپا کر رہتا ہے، ایسا منافق کلی طور پر دین سے خارج تو نہیں ہو تالیکن اگر وہ اِس سے توبہ نہ کرے توبہ نفاقِ اکبر کا ذریعہ ثابت ہو تا ہے۔

قر آن کریم اور سنت نبویہ نے ہمارے سامنے منافقین، ان کی صفات، ان کے اخلاق اور ان کے مکر و فریب کو بیان کیا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی زمانے گزرنے کے باوجو د اِن میں نہ تو کوئی تبدیلی آئی ہے اور نہ ہی وطنوں کے مختلف ہونے سے اِن میں کوئی اختلاف رونما ہوا ہے، ہم ان چند اہم علامات کا ذکر کرتے ہیں جن سے منافقوں کی پہچان ہوتی ہے:

اللہ علیہ وعدہ خلافی، امانت میں خیانت، اور جھڑے ہے میں حدسے تجاوز کرنا، یہ منافقین کی وہ بدترین صفات ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں اور ان کا شار عملی نفاق میں ہوتا ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا: "چار خصلتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں کوئی ایک خصلت پائی گی تواس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جائے گی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے: جب اس کے پاس امانت رکھی جائے گی تو خیانت کرے گا، اور جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا، جب عہد کرے گا تو عہد شکنی کرے گا اور جب جھڑا کرے گا تو حدسے تجاوز کرے گا"، پس جس شخص میں یہ تمام خصلتیں یاان میں سے کوئی ایک خصلت پائی گئی تو وہ منافق ہے اور یہ صفات امت کی مصلحوں کے ساتھ کھیلی ہیں اور ان کی تباہ کو نشانہ بناتی ہیں۔

اكثر او قات ہم ديكھتے ہيں كہ منافق شخص جھوٹ بولتا ہے تاكہ وہ دوسرے شخص كو اپنے قول و فعل كى سچائى كا يقين دلائے، الله كريم نے ارشاد فرمايا: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدَّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُ الْخِصَام } "اورلو گول میں ایسا شخص بھی ہے جس کی گفتگو دنیاوی زندگی میں تجھے اچھی لگتی ہے اور وہ اللہ کو اپنے دل کی بات پر گواہ بناتا ہے حالا نکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑ الوہے "۔ قر آنِ یاک میں جب نفاق، دھوکے بازی اور امانت میں خیانت کا ذکر کیا گیاتواس کے ساتھ جھوٹ کا بھی ذکر کیا گیا، ارشاد خداوندی ے: {يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آَمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ * فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ } "وه الله تعالى كو اور ايمان والول كو دهو كه ديني بي ليكن در اصل وه صرف اپنے آپ کو دھو کہ دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں۔ ان کے دلوں میں بیاری تھی اللہ تعالی نے انہیں بیاری میں مزید بڑھا دیااور ان کے حجوٹ کی وجہ سے ان کیلئے در دناک عذاب ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کے منفی انزات کو بیان کرتے ہوئے جھوٹ سے متنبہ کیاہے آپ نے فرمایا: " جھوٹ سے بچو، بیشک جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا اور حصوط تلاش کرتار ہتاہے بیہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے "، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یو چھا گیا: کیامومن بزدل ہو سکتاہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(ہاں)، آپ سے عرض کی گئی: کیامومن بخیل ہو سکتا ہے، آپ نے فرمایا: (ہاں)، آپ سے عرض کی گئی: کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے، آپ نے فرمایا: (نہیں)، اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹ کو خیانت قرار دیاہے آپ کا فرمان ہے: "سچے امانت ہے اور حھوٹ خیانت ہے"۔

اسی طرح خیانت اور دلالی و جاسوسی پر محبت کے تعلقات کا منقطع ہونا اور باہمی بغض کا جنم لینا مرتب ہوتا ہے جو باہمی بنزاع، پھوٹ اور معاملات میں کرپشن کا سبب بنتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امانت میں خیانت کرنا خائن شخص کے لئے روزِ قیامت ندامت اور رسوائی کا سبب ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"روزِ قیامت جب الله کریم اولین و آخرین کو جمع کرے گاتو ہر غدار کے لئے ایک جھنڈ ابلند کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا در کہا ور قیامت اس کے جائے گا یہ فلان بن فلان کی غداری ہے "، صرف یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ قیامت اس کے حریف ہو نگا ، آپ نے فرمایا: "تین اشخاص ایسے ہیں کہ روزِ قیامت میں ان کا حریف ہو نگا اور جس کا میں حریف ہو نگاروزِ قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا: ایک وہ آدمی جس نے میرے نام پر عہد دیا اور چر عہد شکنی کی دوسر اوہ آدمی جس نے کسی مز دور کو کہ دور کو بیر اوہ آدمی جس نے کسی مز دور کو مز دوری پر لیااس سے پوراکام بھی لیا اور اس کی پوری مز دوری نہ دی "۔

خیانت کی خطرناک قشم اپنے وطن سے خیانت کرنااور اس کو کم قیمت اور دنیا کے فانی مال ومتاع کی خاطر بیچنا ہے حبیبا کہ انتہا پیند جماعتیں، ان کے حامی یاان کے ہم خیال اور ان کی راہ پر چلنے والے افراد کم قیمت پر اپنے وطنوں کو پچر ہے ہیں۔

جمن گھٹیاصفات سے اسلام نے متنبہ کیا ہے ان میں سے ایک جھٹڑے میں حدسے تجاوز کرنا ہے، یہ ہر برائی اور قابلِ مذمت چیز کی جڑ اور حق سے روگر دانی کرنے کا ذریعہ ہے، یہ حق کو باطل اور باطل کو حق بنا دیتی ہے، اللہ تعالی نے جھٹڑے میں حدسے تجاوز کرنے والے کو جھٹڑ الو کہا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: {وَمِنَ الذَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُ الْخِصَامِ}" اور لوگوں میں ایسا شخص بھی ہے جس کی گفتگو دنیاوی زندگی میں نجھے اچھی لگتی ہے اور وہ اللہ کو اپنے دل کی بات پر گواہ بناتا ہے حالا نکہ وہ سب سے زیادہ جھٹڑ الوہے"۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اللہ کے ہاں سب سے زیادہ نا پہندیدہ شخص جھٹڑ الوقت مکاح ریف ہے"۔

منافق لوگوں کے حال کے قریب ترین وصف ہے ہے کہ وہ دو رخ والے ہوتے ہیں بلکہ ہم اپنے اس دور میں دیکھتے ہیں کہ وہ ان حدود سے بہت زیادہ تجاوز کر گئے ہیں اور ان کے ہزار رخ بن گئے ہیں، یہ مخلوق میں سے بدترین لوگ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگوں میں سے بدترین شخص دورخ والے کو پاؤ گے جو بعض لوگوں کے پاس دوسرے رخ سے آتا ہے "۔

بعض لوگوں کے پاس ایک رخ سے آتا ہے اور بعض لوگوں کے پاس دوسرے رخ سے آتا ہے "۔

اسى طرح نفاق كى كچھ اور علامتيں بھى ہیں جو درج ذيل ہيں:

الله تعالى في فساد بها كرنا اور اصلاح كرف كاوعوى كرنا: الله تعالى في ارشاد فرمايا: {وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ * أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ } "اور جب ال على كَها جا تا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو، تو کہتے ہیں: ہم ہی تواصلاح کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے"۔ فساد ہیا کرنے کی متعد د صور تیں ہیں جن میں سے ملک میں خوف وہر اس کی فضا پیدا کرنا، سیجے مسلمانوں کے دلوں میں کمزوری پیدا کرنا، غلط مفاہیم اور افکار و نظریات بھیلانا اور لو گوں میں فتنے کو ہوا دینا قابلِ ذکرہے، اللہ تعالی نے قرآن کریم کے متعدد مقامات پر فرمایا: {لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ} "اكروه تم ميں مل كر نکلتے بھی تو تمہارے لئے محض شر و فساد ہی بڑھاتے اور تمہارے در میان دوڑ دھوپ کرتے وہ تمہارے اندر فتنہ بیا کرناچاہتے ہیں اور خودتم میں ان کے ماننے والے موجو دہیں ، اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتاہے "۔ اور دوسری حَكَم فرمايا: {وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ } "اور انهول نے كها: كرمي ميں نه نکلو، فرما دیجئے دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہے، کاش که وہ سمجھتے ہوئے "۔ اور دوسری جگه فرمایا: {قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِنَيْنَا وَلَا يَأْثُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا "ببيك اللَّه تعالى تم ميں ___

ان لوگوں کو (بخوبی) جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف آ جاؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر بہت ہی کم "۔ اور فساد کی صور توں میں سے لوگوں کے حق میں کی کرنا اور ان کے مقام ومر ہے کو کم کرنا ہے ، اللہ تعالی نے فرمایا: {وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْیَاءَ هُمْ وَلَا تَعْفُوا فِي الْأَرْضِ هُفْسِدِینَ} "اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم مت دیا کر واور بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مجاتے نہ پھر و"۔ اور تخریب کاری کرنا، معصوم لوگوں کو قتل کرنا، پر امن لوگوں کو نو فزدہ کرنا، لوگوں کے کام کو معطل کرنا، ذمہ داری ادانہ کرنا اور اسی طرح رشوت، اقربا پر وری اور ناجائز طریقے سے لوگوں کامال کھانا بھی فساد کی صور توں میں شار ہوتا ہے۔

ا عبادات اور بالخصوص سب سے افضل واشر ف اور اعلی عبادت نماز کی ادائیگی میں سستی کرنا اور اس کی 🖈 ادائيكى ميں رياكارى كرنا: الله كريم نے ارشاد فرمايا: {إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُون اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا} "بيشك منافقين الله كودهوكه ديت بين حالانكه وہ انہیں دھوکے کی سزادینے والاہے اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں توبڑی سستی کے ساتھ لو گوں کو د کھانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا"۔ اور دوسری جگہ فرمایا: {وَمَا مَنْعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَى وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ عَارِهُونَ } "اور ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا کوئی سبب اس کے سوانہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے ر سول سے کفر کیا، وہ نماز کی ادائیگی کے لئے نہیں آتے گر بڑی کا ہلی کے ساتھ اور وہ خرچ بھی نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ ناخوش ہوتے ہیں "۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی نماز منافقین پر بھاری نہیں ہے اور اگر وہ اِن دونوں میں اجر وثواب کو جان لیں تو وہ ضرور ان میں آتے اگر چہ ٹمرین کے بکل سرک کرہی کیونکہ نہ آناپڑ تا"، جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: "اے لو گوں! خفیہ شرک سے بچو، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول خفیہ شرک کیاہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: " آدمی نماز کے لئے کھڑ اہو تاہے اور لو گوں کی نگاہوں کو اپنی طرف دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز کو مزین کرنے کی کوشش کر تاہے، پس بیہ خفیہ شرک ہے "۔

برادرانِ اسلام!

دین اور وطن کے حساب پر دشمنوں کے ساتھ باہمی معاہدہ کرنا اور جاسوسی اور خیانت کرنے، خبریں اور معلومات کو منتقل کرنے اور اپنے وطن کے راز افشا کرنے کے ذریعے ان سے رابطہ رکھنا بھی نفاق کی علامات اور نشانیوں میں شار ہو تا ہے، منافق ایک جاسوس ہے جو اپنے اہلِ خانہ، پڑوسیوں اور رشتے داروں کے حساب پر اینے وطن کے دشمنوں کی مدد کرتا ہے، حق سجانہ و تعالی نے فرمایا: {فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَى مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ } "آپ ايسے لوگوں كو ديكھيں گے جن كے دلوں ميں بمارى ہے كہ وہ جلدى كركے ان ميں کھس رہے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں خطرہ ہے ، ایسانہ ہو کہ کوئی حاد نہ ہم پر پڑ جائے پس بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالی فتح دے دے یا اپنی طرف سے کوئی اور چیز لائے پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھیائی ہوئی باتوں پر شر مندہ ہو کر رہ جِأْسِ كَ " ـ اور دوسرى جَكَه فرمايا: {وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا * وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا} "اور بيثك تم ميں سے پچھ ايسے بھی ہيں جو دير لگاتے ہيں، پھر اگر تمهميں کو ئی مصيبت پنچے تو کہتاہے کہ بیشک اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا کہ میں ان کے ساتھ حاضر نہیں تھا۔ اور اگر تمہیں اللہ کی جانب سے کوئی نعمت نصیب ہو جائے تو یہی ضرور کم گا گویاتمہارے اور اس کے در میان کچھ دوستی ہی نہ تھی کہ اے کاش!

میں ان کے ساتھ ہو تا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کر تا"۔ اور جب وطن اور فرزندانِ وطن پر کوئی مصیبت آتی ہے یاان کے در میان کوئی فتنہ سر اٹھا تاہے یاان کے در میان کوئی بیاری پھیل جاتی ہے یا نہیں شکست ہوتی ہے تو منافق شخص خوش ہو تا ہے، الله كريم نے فرمايا: {إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُوَّهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ } "اكر تمهيس كوئى بجلائى ملے تو يہ ناخوش ہوتے ہیں اور اگر کوئی برائی پہنچے توخوش ہوتے ہیں، تم اگر صبر کرتے رہو اور تقوی اختیار کئے رکھو تو ان کا فریب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا،جو کچھ وہ کررہے ہیں بیٹک اللّٰداس پر احاطہ فرمائے ہوئے ہے" لیکن نئے منافقوں نے جھوٹ، خیانت، غداری، عہد شکنی، رائے عامہ کی مخالفت اور مذہبی خیانت کی صفات کے ساتھ دھوکے بازی کی کئی نئی قسموں کا اضافہ کیاہے، جن میں سے سب سے زیادہ واضح دین کے نام پر تجارت کر نااور اس کو ان جماعتوں کے فائدے کے لئے استعمال کرناہے جو جماعتیں ظاہری دینداری اور سیاسی دینداری کے مختلف رنگوں کالبادہ اوڑھ کر اقتدار تک رسائی حاصل کرنے کے لئے دین کو ایک سواری کے طور پر استعال کر ناچاہتی ہیں اور وہ اپنے آپ کو مومن سمجھتے ہیں اور دوسر ول سے ایمان کی نفی کرتے ہیں تا کہ وہ اپنی کاروا ئیول کو شرعی رنگ دے سکیں اور مزیدیہ کہ بیہ نئے منافق وطن سے خیانت، اور اسے ذلیل ور سواکرنے اور کم قیمت پر بیچنے جیسے کاموں میں بھی ملوث ہوتے ہیں۔

الله تعالی نے ان قسم کے لوگوں کو وعید سنائی ہے کہ یہ مصیبت انہیں پر آئے گی اور د نیاوآخرت میں ان پر الله کا غضب نازل ہوگا، اور یہ مسلمانوں کو مصیبت اور تنگی میں ڈالنے کے لئے جو منصوبے بنارہے ہیں یہ ان پر ہی لوٹ کر آئے گی، الله تعالی نے فرمایا: {وَلَا یَجِیقُ الْمَعُدُ السَّیِّیُ إِلَّا بِأَهْلِهِ} "اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے "۔ الله تعالی نے نفاقِ اکبرسے متصف افراد کو تردد کا شکار رہے، عدم استحکام اور ہر کام کے وقت

حواس باختكى اور خوف كى سزا دى ہے، الله تعالى نے فرمايا: {يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُقُ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنِّي يُؤْفَكُونَ} "وه ہر اونجی آواز کواپنے خلاف سمجھتے ہیں وہی حقیقی دشمن ہیں سوان سے بیخے رہو،اللّٰد انہیں غارت کرے وہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں "۔ اللہ تعالی نے ان کے دلوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے احکامات سمجھنے سے پھیر دیا ہے، نہ تو کوئی ہدایت ان کے دلوں تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہی کوئی بھلائی ان تك رسائى حاصل كرسكتى ہے، الله تعالى نے فرمايا: {ذلك بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ الا يَفْقَهُونَ } " يه اس وجه سے ہے كه وہ ايمان لائے بھر كافر ہو گئے تو ان كے دلول پر مہر لگا دى گئى سووہ نہيں سمجھے"۔ اور آخرت میں ان کی سزا کے بارے میں اللہ نے فرمایا: {وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيم} "اور تمہارے گرد ونواح والوں میں اور بعض مدینہ والوں میں بھی ایسے منافق ہیں کہ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں۔ عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر وہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے "۔ پہلا عذاب دنیامیں ہے، دوسرا قبر میں اور عذاب اکبر آخرت میں ہے،اللہ تعالی جہنم میں منافقین کوان لو گوں کے ساتھ جمع کرے گاجوبری خصلتوں میں ان کے طریقے پر تھے، اللہ تعالی نَ فرمايا: {إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَلَّمَ جَمِيعًا } "بيتك الله منافقول اور كافرول سب كو دوزخ ميں جمع كرنے والا ہے "۔ اور دوسرى حبَّه فرمايا: {إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا * إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا } "بيتك منافق لوگ دوزخ كے سب سے نچلے درج ميں ہول كے ، اور آپ ان كے لئے ہر گز کوئی مدد گارنہ یائیں گے۔ گروہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالی پر کامل یقین رکھیں اور

خالص اللہ ہی کے لئے اپنی دینداری کریں تووہ مومنوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ تعالی مومنوں کو عظیم اجر عطافر مائے گا"۔

ملک کی جمایت، اس کے وجود کی حفاظت وسلامتی اور اس کے اتحاد واتفاق کی خاطر افراد اور اداروں کی حیثیت سے اس کے وفادار اور مخلص بیٹوں کی نگر انی کرنے والی آئکھوں کا بیدار رہناضر وری ہے اور دشمنوں کے ساتھ جاسوسی کرنے والے مجر موں، غداروں اور ایجنٹوں کو ختم کرنے اور سرعام ان کو ذلیل ورسوا کرنے اور انہیں ہر اس شخص کے لئے جس کا نفس اسے خیانت اور جاسوسی کی راہ پر چلنے کے لئے اکسائے، نشانِ عبرت بنانے کے لئے تمام معزز افراد کی کو ششوں کا متحد ہوناضر وری ہے تاکہ ہم اپنے دین، اپنے وطن، اپنے عزت وجان اور اپنے ملک اور اپنے بیٹوں کے مستقبل کو محفوظ کر سکیں اور اِن سب چیز وں سے پہلے اللہ کی رضا حاصل کرنا اور اپنے وطن اور ریاست کی ان مصائب سے حفاظت کرنا ہے جن کا سامنا ان ممالک کو کرنا پڑا جنہوں نے غداروں اور جاسوسوں کا مقابلہ کرنے میں سستی اور ان کے معاملے کو ہلکا سمجھا حالا نکہ بیہ ملکوں کی تاریخ میں ہلکی چیز نہیں جاسوسوں کا مقابلہ کرنے میں سستی اور ان کے معاملے کو ہلکا سمجھا حالا نکہ بیہ ملکوں کی تاریخ میں ہلکی چیز نہیں جاسوسوں کا مقابلہ کرنے میں سستی اور ان کے معاملے کو ہلکا سمجھا حالا نکہ بیہ ملکوں کی تاریخ میں ملکی چیز نہیں جاسوسوں کا مقابلہ کرنے میں سستی اور ان کے معاملے کو ہلکا سمجھا حالا نکہ بیہ ملکوں کی تاریخ میں سے سے حفاظت کرنا ہیں جاسوسوں کا مقابلہ کرنے میں سستی اور ان کے معاملے کو ہلکا سمجھا حالا نکہ بیہ ملکوں کی تاریخ میں ہیں جاسوسوں کا مقابلہ کرنے میں سستی اور ان کے معاملے کو ہلکا سمجھا حالا نکہ یہ ملکوں کی تاریخ میں سے کے کیے کہلے کی تاریخ میں سے سے کیا سے کہلے کی تاریخ میں سے کو کھوں کی تاریخ میں سے کیا کیا کہ کیا ہے کہلے کی تاریخ میں سے کو کھوں کیا ہے کہلے کی تاریخ میں سے کیا کہلے کی کو کھوں کی تاریخ میں سے کیا کی کی کی کیا کیا گئی کی کو کھوں کی کو کھوں کیا کی کو کھوں کو کھوں کی کو کھوں کو کو کھوں کی کو کھوں کیا کو کھوں کی کو کھوں کی کو کھوں کو کھوں کی کو کھوں کو کھوں کی کو کھوں کو کھوں کے کو کھوں کو کو کھ

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہماری آ تکھوں کو خیانت سے، ہماری زبانوں کو جھوٹ سے پاک کر دے اور عالم اسلامی اور اس کے باشندوں کی حفاظت فرما۔ آمین